

47048 - کیا عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے؟

سوال

میں یہ تو جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کے اوپر ہے اور سب کچھ اس کے نیچے ہے، تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ عرش ساتویں آسمان پر ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ عرش ساتویں آسمان کے اوپر ہے بلکہ وہ سب مخلوقات سے بھی اوپر ہے، اور اس پر صریح دلائل بھی دلالت کرتے ہیں ان دلائل میں سے بعض یہ ہیں:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ جنت میں سو مرتبے اور درجات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں دو درجوں کے مابین اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے مابین ہے، لہذا جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو کیونکہ وہ جنت کا وسط اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں" دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (2581).

اور سب مسلمانوں کے ہاں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے لہذا جب عرش جنت کے اوپر ہے تو پھر اس سے یہ لازم آیا کہ عرش ساتویں آسمان سے بھی اوپر ہے۔

اور اس معنی کی دلیل اس حدیث سے بھی ملتی ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لیکن ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اس کا نام بابرکت ہے جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش اٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور پھر ان کے قریبی آسمان والے بھی تسبیح بیان کرتے ہیں حتیٰ کہ تسبیح اس آسمان دنیا

والوں تک پہنچ جاتی ہے پھر عرش اٹھانے والوں کے قریب ترین فرشتے عرش اٹھانے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا: تو جو رب تعالیٰ نے کہا تھا وہ انہیں بتاتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان والے ایک دوسرے کو وہ خبر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ خبر آسمان دنیا والوں تک پہنچ جاتی ہے " صحیح مسلم حدیث نمبر (4136) .

لہذا یہ تو بالکل اور بہت زیادہ ظاہر ہے کہ عرش اور اسے اٹھانے والے سب آسمانوں سے اوپر ہیں۔

اور ان دلائل میں سے یہ حدیث بھی ہے جسے ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ اور اپنی کتاب التوحید میں نقل کیا ہے:

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آسمان دنیا اور اس کے ساتھ والے آسمان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کے مابین پانچ سو برس کا فاصلہ ہے "

اور ایک روایت میں ہے کہ:

" اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے فاصلہ کی ہے، اور ساتویں اور کرسی کا درمیانی فاصلہ پانچ سو برس کا ہے، اور کرسی اور پانی کے مابین پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، اور پانی کے اوپر عرش ہے اور عرش کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے اس پر تمہارے اعمال میں سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں رہتی " صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر (105) کتاب التوحید لابن خزیمہ حدیث نمبر (594) حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب " العلو " صفحہ (64) میں اور ابن قیم نے " اجتماع الجیوش الاسلامیۃ صفحہ (100) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب " العلو " میں جیسا کہ مختصر العلو میں ہے (35) کہ:

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان پر پانی بنایا ہے اور پانی کے اوپر عرش رکھا ہے " علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے ۔

علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے نسا یہ بیان کیا ہے کہ سب مخلوقات کی چہت اور سب سے بلند عرش ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ زاد المعاد میں کہتے ہیں:

عرش مخلوقات کی چہت اور ان میں سب سے عظیم ہے۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ۔ دیکھیں: زاد المعاد (203 / 4) .

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح مجموع الفتاویٰ میں کہا ہے۔ دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (6 / 581) اور (25 / 1998)۔

اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی البداية والنهاية میں اسی طرح کہا ہے دیکھیں: البداية والنهاية (1 / 9-11)۔

اور ابن ابی العز نے شرح العقيدة الطحاوية میں اسی طرح کہا ہے۔ دیکھیں: شرح عقيدة الطحاوية (1 / 311)۔

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: مختصر العلو للذهبي، اور كتاب التوحيد لابن خزيمة، اور اجتماع الجيوش الاسلامية تالیف ابن قیم .

والله اعلم .